قیمت ۲۰ سینٹ

انہ لاو کبھی یاس کی گفتگو کہ قرآن میں آیا ہے لاتقنطوا

THE MESSENGER

پیغامبر

جلد ۲ | ۲۱ نومبر تا ۷ دسمبر | شمارہ ۱۸

بیکم محرم کو مرتدین کی ایک گروہ نماز فجر کے دوران موقع سے فائدہ اٹھا کر اسلحہ سمیت حرم شریف میں داخل ہو گیا

فوج نے صحن کعبہ کو مرتدوں سے خالی کرا لیا

حملہ کے وقت ہزاروں زائرین مسجد حرام میں موجود تھے۔ حملہ آوروں کی تعداد [illegible]



جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

مکہ میں صورتحال معمول پر آگئی۔ حملہ آور مسجد کے بالائی حصے میں محصور ہیں

ایک پاکستانی باشندہ گولی لگنے سے زخمی ہو گیا۔ [illegible] ہلاک ہو گئے

[illegible]

ہر ممکن امداد کی پیشکش

[illegible]

سعودی عرب [illegible]

برطانیہ کی مدد سے نیا دفاعی سسٹم قائم کیا جائے گا

لندن ۱۸ نومبر — [illegible]

[illegible]

نیویارک ٹائمز میں ایرانی حکومت کا اشتہار

نیویارک — [illegible]

[illegible]

ایرانی اور امریکی صحافیوں میں ہاتھا پائی

تہران — [illegible]

[illegible]

گورنمنٹ جنرل کا دورہ [illegible]

[illegible]

اللہ تعالیٰ خود بیت اللہ کا محافظ ہے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ صدر ضیاء

[illegible]

سفارتخانوں کا تحفظ ہمارا فرض ہے۔ قبضہ ختم کرا دیا گیا ہے

قبضہ کرنے والے مذہبی انتہا پسند ہیں۔ عوام کی گہری تشویش [illegible]

[illegible]

[illegible] حرم کی کھڑکی سے کود کر باہر نکلا

مرتدوں نے حرم کی بجلی کاٹ دی ہے

۱۲ گھنٹے یرغمال رہنے والے پاکستانی کا بیان

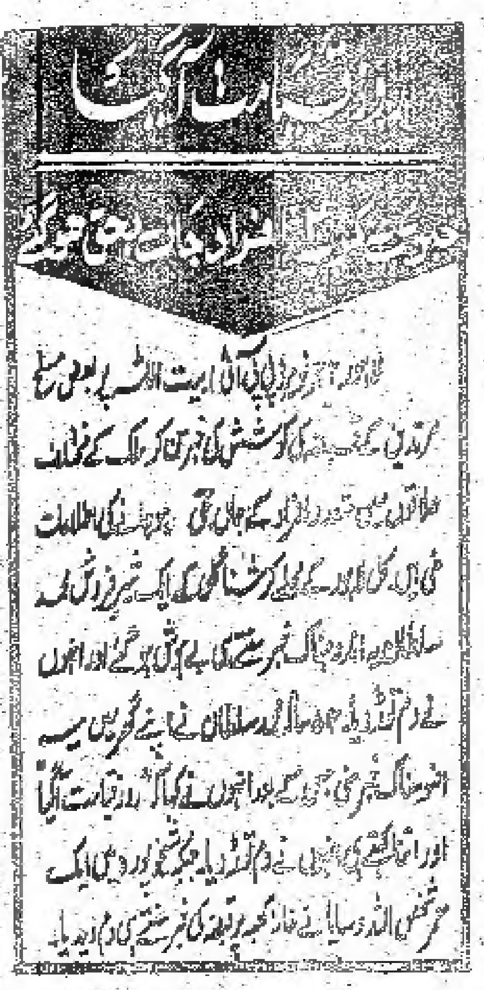
[illegible]

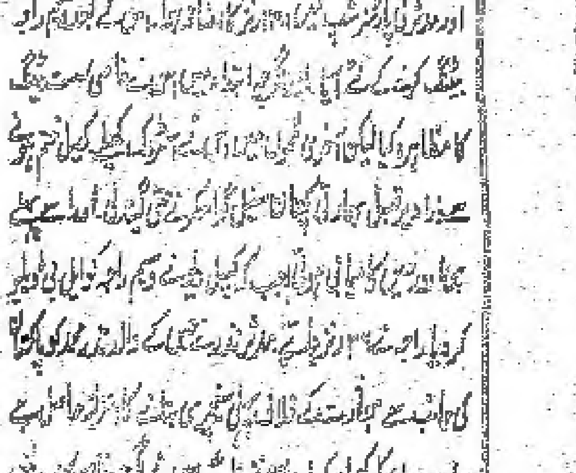


بھارت کے خلاف جاوید میانداد اور مدثر کی عمدہ بیٹنگ

پاکستان نے ۹ وکٹوں پر ۱۳۹ رنز بنا کر کھیل ختم کر دیا۔ مدثر کی شاندار سنچری

چوتھا دن





THE MESSENGER

پیغامبر

اسکاربرو (کینیڈا)

پبلشر وایڈیٹر: سہیل اختر

معاون: حسنین اختر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں بینی مری فطرت ہے لیکن
کسی جمشید کا ساغر نہیں میں

جناب کوکب علی مرزا

محرم الحرام کا مہینہ عظیم قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔ اس شمارہ میں جناب کوکب علی مرزا کا ایک مختصر مگر معلوماتی مضمون "سید الشہداء امام حسینؑ" پیش کیا جا رہا ہے۔ کوکب علی مرزا نے مذہب اسلام کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ان کے مضمون کا کچھ حصہ ہم شائع نہیں کر سکے کیونکہ اس میں قرآنی آیات درج تھیں۔ ہمارے لیے یہ بات باعث مسرت ہے کہ کوکب علی مرزا، وقتاً فوقتاً پیغامبر کیلئے لکھتے رہیں گے۔

ایوارڈ

ادارہ پیغامبر مسرت کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ ۱۰ جنوری ۱۹۸۴ء میں مقامی ادیب و شاعر اور نقاد کو ادبی ایوارڈ تقسیم کرے گی۔

اس سلسلہ میں مختلف علاقوں کے سرکردہ حضرات کو منصفی کے فرائض سونپے جا چکے ہیں۔ جن کا کام یہ ہوگا کہ اخبار پیغامبر میں جنوری ۱۹۸۳ء تا دسمبر ۱۹۸۳ء تک مقامی لوگوں کی تحریروں کا عمیق مطالعہ کر کے بہترین تخلیق کا انتخاب کریں۔ بہترین افسانہ، بہترین غزل یا نظم یا بہترین صحافتی مضمون یا تنقید پر پہلا، دوسرا اور تیسرا انعام دیا جائے گا۔ انعامات اور اسناد کی تقسیم ایک خاص تقریب میں ہوگی۔

قارئین سے التماس ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ہمیں اپنے مفید مشوروں سے نوازیں اور اس تقریب کے انتظام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

شمع ہدایت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت علیؑ، رسول خدا کے چچازاد بھائی تھے۔ ۶۰۰ء میں خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۲ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ حضرت فاطمہؓ کے شوہر اور حضرت محمدؐ کے داماد تھے۔ اسلام کے مشہور جرنیل تھے اور چوتھے خلیفہ نامزد کیے گئے۔

۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ کو ابن ملجم کے ہاتھوں شہادت پائی۔

علم وہ خزانہ ہے جس کا ذخیرہ بڑھتا ہی رہتا ہے۔ اسے گردش ایام سے ضرر نہیں پہنچتا۔

حکمت ایک درخت ہے جو دل میں اگتا ہے دماغ میں پلتا ہے اور زبان پر پھل دیتا ہے۔

واضح اور روشن ترین راستہ حق و صداقت کا ہے۔

اگر اپنے دشمن پر قابو پاؤ تو اس کے شکریہ میں اسے معاف کر دو۔

خاموشی عالم کا زیور ہے اور جاہل کی جہالت کا پردہ!

جس نے باطل کی تائید کی گویا اس نے حق پر ظلم کیا۔

انسان کیلئے کتنا برا ہے کہ باطن بیمار اور ظاہر حسین ہو۔

اعتراض کی آگ سے انصاف کا پودا مرجھا جاتا ہے۔

عقل کامل ہو جاتی ہے تو گفتگو گھٹ جاتی ہے۔

جاہلوں کی بات پر تحمل کرنا عقل کی زکوٰۃ دینا ہے۔

دنیا کی سب سے بڑی غریبی بے عقلی ہے۔

سب سے بڑی خیانت قوم کے ساتھ غداری ہے۔

پرہیزگاری سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں۔

دین خزانہ ہے اور علم اس کا راستہ۔

بے صبری سے تقدیر الٰہی تو ٹلتی نہیں اجر و ثواب البتہ ضائع ہو جاتا ہے۔

بہلول نے ایک عالم سے پوچھا "بادشاہ تمہیں دوست کیوں نہیں رکھتا؟"
عالم نے جواب دیا "بادشاہوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے سے بڑوں کو دوست نہیں رکھتے"

اچھی باتیں

ہر روز صبح سے لے کر رات تک آپ کی زبان پر جو کچھ آتا رہتا ہے کبھی آپ نے تنہائی میں اس پر بھی غور فرمایا ہے؟ ہر روز جتنی باتیں آپ کی زبان پر آتی رہتی ہیں، کبھی آپ نے انہیں قلم بند کر کے یہ سوچا ہو کہ کتنی باتیں ان میں جا تھیں اور کتنی بیجا؟ کتنے لفظ زبان پر لانے والے تھے، کتنے نہ تھے؟ کبھی آپ نے اس کا حساب لگایا ہو کہ ہر روز باقاعدہ جتنی گفتگو آپ فرماتے رہتے ہیں اس کا کتنا حصہ محض عبث، فضول اور غیر ضروری ہوتا ہے، کتنا حصہ ایسا ہوتا ہے جس سے دوسروں کی دل شکنی اور دل آزاری ہوتی ہے، کتنا حصہ جھوٹ، مبالغہ اور نادرستی پر شامل ہوتا ہے، کتنے حصے سے دوسروں کی غیبت ہوتی ہے، کتنے سے اپنی بڑائی اور خود بینی نکلتی ہے، کتنے سے اوروں کے ساتھ بے تعلقی، بدگمانی اور بے اعتباری ثابت ہوتی ہے، کتنا دوسروں کی خوشامد اور جھوٹی تعریف کے لیے وقف ہوتا ہے، اور کتنے حصہ میں محض اپنی بات کی پچ کرنے، یا سننے والے کو خوش کرنے کے لیے آپ کو اپنی راست گفتاری کا خون کرتے رہنا پڑتا ہے؟ ساری عمر کا اندازہ نہ کیجئے، ایک سال، ایک مہینہ، ایک ہفتہ کا بھی حساب جانے دیجئے، صرف ایک تازہ روز کا ہی حساب کر کے اسے جانچ لیجئے۔

آپ دوسروں کو بے احتیاط، بدزبان، دروغ گو، مفتری، غیبت پسند، فتنہ پرداز، سخن چین قرار دیتے ہیں۔ لیکن خود اپنی گفتگو کو کبھی آپ نے اس پیمانے سے ناپا ہے؟ جو آپ دوسروں کے لیے ہر وقت ہاتھ میں لیے رہتے ہیں، کیا آپ کے خیال میں آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی زبان سے جو کچھ نکلتا جا رہا ہے، بے حساب اور بے روک ٹوک نہیں بڑھتا جا رہا ہے؟ کیا آپ کے نزدیک آپکی زبان ہر قسم کی ذمہ داری سے آزاد اور مستثنیٰ ہے؟

کیا آپ کے عقیدہ میں صدق مطلق کا وہ وعدہ کہ انسان کی کوئی بات چھپی نہیں رہتا، "ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید" مگر یہ کہ اس کے پیچھے ایک نگہبان تیار رہتا ہے، نعوذ باللہ جھوٹ ہو؟ کیا آپ کے نزدیک الفاظ ہیں کہ آپ کی زبان سے جو کچھ نکل رہا ہو کراماً کاتبین کسی کو کوئی خبر نہیں ہوگی؟ اگر ان تمام سوالات کا جواب نفی میں ہو، تو پھر آپ اپنی گفتگو کی طرف سے اس قدر مطمئن، بے پروا اور بے خوف کیوں ہیں؟ کیا قبل اس کے کہ دوسروں کے سامنے حساب دینے سے پہلے آپ اپنے سے حساب لینا بہتر نہ ہوگا؟

تاریخ اور تذکروں میں آپ پیغمبروں، بزرگوں اور اخلاق و روحانیت کے بڑے بڑے مقتداؤں اور برگزیدہ بندوں کے حالات پڑھ چکے ہیں۔ کیا نعوذ باللہ ان میں سے کوئی زیادہ گو گزرا ہے؟ کیا وہ بھی دن رات بک بک میں گزارتے تھے؟ خود اپنا تجربہ و مشاہدہ آپ کو کیا بتاتا ہے؟ زیادہ گوئی سے جھگڑے اور فساد بڑھتے ہیں، دلوں کو ملال اور عناد پیدا ہوتا ہے، اپنے قلب پر غفلتوں کا پردہ اور گہرا ہوتا جاتا ہے، آپس کی رنجشیں اور بدگمانیاں بڑھتی ہیں، اپنے نامہ اعمال میں جھوٹ، مبالغہ، ظلم، غیبت، خودبینی، غصہ، سخت کلامی وغیرہ کے عنوانات میں برابر اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ برعکس اس کے کم گوئی، سکوت، خاموشی سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے، روح کو تسکین نصیب ہوتی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کا بوجھ ہلکا ہوتا جاتا ہے۔ اگر آج ہم میں سے ہر شخص اتنا عزم کرے کہ آج سے اپنی زبان اپنے قابو میں رکھے گا تو ذاتی اور خاندانی، شخصی اور قومی کتنی خرابیاں، کتنی رنجشیں، کتنے فتنوں کا ابھی لمحہ اور ابھی آن خاتمہ ہو سکتا ہے؟ قولوا قولاً سدیدا (بات کہو سیدھی اور مضبوط) کا فرمان جہاں وارد ہوا ہے، وہیں ساتھ بشارت بھی دے دی گئی ہے کہ یصلح لکم اعمالکم (تمہارے عملوں کی اصلاح ہو جائے گی)۔ تمہارے بگڑے ہوئے کام بن جائیں گے۔ کاش ایک فرد بھی ہمیں سے خدائی نسخہ پر عمل کی توفیق ہو جائے!

سیدالشہدا امام حسینؑ

کوکب علی مرزا

ولادت باسعادت

قرآن میں آیا ہے کہ "ہم نے انسان کو ... ماں نے اس کو پیٹ میں رنج و اندوہ کے ساتھ
رکھا اور اس کو رنج و اندوہ سے جنا۔ اس کے حمل
اور شیر خوارگی کی مدت تیس ماہ ہے۔"

محمد بن علی بن شہر آشوب نے
کتاب مناقب میں لکھا ہے کہ جناب فاطمہؑ
حاملہ ہوئیں تو حضرت جبرئیل نازل ہوئے
اور حضرت رسولِ خدا کو خدا کی طرف سے جگر
پارہ ... امام حسینؑ کی شہادت کی خبر
دی۔ جس وقت سے جناب فاطمہؑ کو اس
کی خبر ہوئی آپ ہمیشہ مغموم رہتی تھیں۔

قرآن پاک میں بچہ کی شیر خوارگی
کی مدت ۲ دو سال بتائی گئی ہے۔ اگر ۳۰
ماہ میں سے ۲۴ ماہ (دو سال) نکال دیا
تو چھ ماہ بچتے ہیں جو کہ امام حسینؑ کی مدت
حمل ہوئی۔ حضرت امام حسینؑ اور حضرت
یحییٰؑ کی مدت حمل چھ ماہ تھی۔ اس مدت
کے بچے نہیں بچتے۔

علامہ علی بن محمد بن احمد
مالکی المکی (ابن صباغ) نے فصول المہمہ میں
ام الفضل بنت حارث سے روایت کی ہے
کہ میں حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر
ہوئی اور عرض کی کہ میں نے ایک بہت برا خواب
دیکھا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کیا خواب دیکھا ہے
ام الفضل نے عرض کی کہ میں نے دیکھا کہ حضورؐ
کے جسم مبارک سے گوشت کا ایک ٹکڑا جدا ہو کر
میرے گھر میں آ گرا۔ حضورؐ نے فرمایا تم نے
اچھا خواب دیکھا ہے۔ تعبیر یہ ہے کہ فاطمہؑ کے
یہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا جو تمہارے گھر میں پرورش پائے گا۔

آپ کی ولادت با سعادت مدینہ منورہ میں
(ام الفضل) کے گھر میں ۳ شعبان المعظم
بروز پنجشنبہ ہوئی۔ حضورؐ نے ام الفضل سے
فرمایا تھا کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس بچے کو
دودھ نہ دینا۔ حضورؐ کو ولادت کی خوشخبری
بھیجی گئی۔ آپ تشریف لائے۔ بچے کو گود میں
لیا۔ داہنے کان میں اذان دی اور بائیں
کان میں اقامت کہی۔ پھر اپنی زبان مبارک
بچے کے منہ میں دی جس کو آپ نے خوب
چوسا۔ ساتویں دن عقیقہ کیا گیا اور حضورؐ
کے ارشاد کے مطابق بال ترشوائے گئے
اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی تصدق
کی گئی۔

حسنؑ حسینؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نام رکھے گئے

حافظ محب الدین احمد بن
عبداللہ الطبری نے اپنی کتاب ذخائر العقبیٰ
میں لکھا ہے کہ "جب امام حسنؑ تولد ہوئے
تو رسولِ خدا نے حضرت علیؑ سے دریافت
فرمایا کہ تم نے بچے کا کیا نام رکھا ہے۔
حضرت علیؑ نے عرض کی کہ ابھی کیا مجال کہ
خدا کے حبیب پر سبقت کریں۔ خود حضور
نام تجویز کریں۔ رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا
کہ میری کیا مجال ہے کہ خدا پر سبقت کروں۔
حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور حضورؐ کو
خدا کا سلام پہنچایا اور فرمایا کہ حکم رب
العزت یہ ہے کہ چونکہ تمہارے آگے علیؑ کی
منزلت وہی ہے جو حضرت ہارونؑ کی
حضرت موسیٰؑ کے آگے تھی اس لئے تم اس بچے
کا نام حضرت ہارونؑ کے بڑے لڑکے کے نام پر
رکھو۔ حضورؐ نے پوچھا کہ ان کا کیا نام تھا
حضرت جبرئیلؑ نے کہا شبر۔ حضورؐ نے سوال
کیا کہ شبر کو عربی میں کیا کہیں گے۔ حضرت
جبرئیلؑ نے کہا "حسنؑ"۔ بعد ولادت امام
حسینؑ پھر حضرت جبرئیل نازل ہوئے۔ حضور
کو خدا کا سلام پہنچایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے کہ اس بچے کا نام حضرت ہارونؑ
کے چھوٹے لڑکے کے نام پر "شبیر" رکھو۔ جو
عربی میں "حسینؑ" ہے۔

بچپن

آپ کے بچپن کا زمانہ آغوش رسالت
مکتب نبوت و دامانِ عصمت و طہارت
میں گزرا۔ آپ کی عمر ۶ سال کی تھی کہ
حضرت رسولِ خدا کا سایہ سر سے اٹھ گیا
چند ماہ کے اندر مادرِ محبت مادر سے بھی
محروم ہو گئے۔

بقیہ صفحہ ۹ پر

کینیڈا میں رہنے والے تارکین وطن کی خبریں، سرگرمیاں، جلسے اور مسائل اور دلچسپیاں



صحافت ایک بہت بڑی قوت ہے جو فائدہ بھی پہنچا سکتی ہے اور نقصان بھی۔ اگر یہ ٹھیک اور صحیح طور پر بروئے کار آئے تو رہنمائی بھی کر سکتی ہے۔

کشمیر کے صحافیوں سے حضرت قائد اعظم کی گفتگو

فیڈرل ملٹی کلچرل کونسل میں ایک پاکستانی کا تقرر

اوٹاوا ـ (نمائندہ) جناب محمد یاور بخاری کو ملٹی کلچرل مشاورتی کمیٹی کا واحد پاکستانی ممبر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کینیڈا ملٹی کلچرل میڈیا کے چیئرمین بھی منتخب ہوئے ہیں۔ محمد یاور بخاری ایک سماجی رہنما ہیں۔ آپ فیڈریشن آف پاکستانی کینیڈینز کے نائب صدر بھی ہیں۔

محرم کے احترام میں

رنگا رنگ پروگرام منسوخ

ٹورانٹو: فیڈریشن آف پاکستانی کینیڈینز، ٹورانٹو و ریجنل اور اس کی ذیلی تنظیموں کی جانب سے مشترکہ طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ محرم الحرام کے احترام میں کلچرل اسمبلی کا ۲۵ نومبر کا پروگرام منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اب فیڈریشن کے انٹر کلچرل اسمبلی کا آخری پروگرام بتاریخ ۹ دسمبر شام ۷ بجے ... میں منعقد ہوگا۔ جس میں رنگا رنگ پروگرام کے علاوہ ایک فلم کی نمائش بھی ہوگی۔ داخلہ مفت ہے۔ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل نمبروں پر رابطہ قائم کیجئے۔

362 - 6935
595 - 1735
463 - 8224

ایک اردو ماہنامہ کا اجراء

اسکاربرو: باوثوق ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ اسکاربرو سے ایک نیا ماہنامہ ... کا عنقریب اجراء ہو رہا ہے ... پاکستان سے ... امید کی جاتی ہے کہ ... جنوری ... منظر عام پر آ جائے گا۔

ایک نئے اردو اخبار کا اجراء

ٹورانٹو: ٹورانٹو سے عنقریب ایک اردو اخبار "آفتاب" کا اجراء ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ پہلا شمارہ دسمبر میں منظر عام پر آ جائے گا۔



منصور حسین اپنی دلہن کا ہاتھ علی کے ساتھ ... کے موقع پر

ادارہ پیغامبر منصور حسین کو شادی کی دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ دونوں کو ہمیشہ سلامت رکھے۔ آمین۔
منصور حسین ۱۹۵۳ء میں پاکستان سے ہجرت کر کے کینیڈا آئے۔ ... میں کینیڈا ... گزشتہ ماہ شادی کی اور آجکل اوٹاوا کے ... میں ہی ... ہیں۔

SU
1 Y
2 Y
6 M
ANY
P. O
POS
SCA
CAN
PHO
NAM
ADD
POS
TEL
PLE

پیر کتے

تحریر: سہیل احمد صاحب

"پیر کتا" انگریزی کی کتاب میں ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

پیش کش: انور شفیع — نیو یارک

کہا جاتا ہے کہ اگر کسی مغربی ملک میں ایک کتے کے مالک ایک انسان کا بچہ اور ایک کتا پانی میں ڈوب رہے ہوں [illegible]

[illegible]



انور شفیع — نیو یارک

[illegible]

سہیل بھائی! آداب

پیغامبر میں مقامی لوگوں کی غزلیں پڑھ کر خوشی ہوئی کہ میں بھی کچھ لکھوں۔ عرصہ چھ سال سے لکھ رہی ہوں۔ پاکستان کے مختلف رسالوں میں آج بھی میری غزلیں شائع ہوتی ہیں۔ ٹورانٹو آئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔ آپ کیلئے اور قارئین پیغامبر کیلئے غزل [illegible] ہوں۔ اگر آپ نے حوصلہ افزائی کی تو پیغامبر کیلئے مزید کچھ لکھنے کا حوصلہ ہوگا۔

مخلص

شبانہ امتیاز حسین

ٹورانٹو کینیڈا

غزل

شبانہ امتیاز حسین

خالی پڑا ہے ساقی مے خانہ زندگی کا
لبریز ہو چکا ہے پیمانہ زندگی کا

روتے ہی عمر کاٹی فرقت میں اُن کی ہم نے
کچھ لطف ہو عاشق میں پایا نہ زندگی کا

اڑ جائے نیند سن کر جس کو وہ ہے کہانی
کیا پوچھتا ہے ہمدم افسانہ زندگی کا

کانوں میں پڑ رہا ہے پیار اگر یہ قاصد
پیغام موت ہی کا آیا نہ زندگی کا

آئے گی موت اک دن ٹوٹے گا سانس آخر
اس جسم سے بھلا کیا یارانہ زندگی کا

مشاعرہ محرم میں

شاہد نقوی

جذبۂ دینی محرم میں نمایاں کیجئے
انبساطِ روح کا عشرہ میں ساماں کیجئے

دل لگی ماہ عزا میں بھی نمایاں کیجئے
آج ہر محفل تبسم سے گلستاں کیجئے

ہو سکے تو ظہروں میں صبح کی پڑھئے نماز
دل لگی کا قرب یوں اس کو مسلماں کیجئے

اک پیالو لیجئے منبر کی جگہ رکھ دیجئے
اتفاقاً واعظ کا گر سازو ساماں کیجئے

پہلے ہی سے اک جام ہے شراب میں رکھا رہے
جنت میں کیوں انتظار حور و غلماں کیجئے

شاعرانہ اک نظر اس پر بھی ہونا چاہئے
آپ اپنی رائے سے تفسیر قرآں کیجئے

آپ کے نزدیک اب تک شاعری محدود ہے
توڑ دیجئے کل حدوں کو اور میداں کیجئے

دورِ آزادی میں اس کو آپ وسعت دیجئے
بزم علم یا کم از کم اک بیاباں کیجئے

وہ بیاباں قیس جیسوں کو جہاں پر جائیے
شاعروں کو اس طرح پابند زنداں کیجئے

رنگ بدلے شاعری کا شرع بھی تبدیل ہو
شاعر اور ملا کو یوں دست و گریباں کیجئے

مسکرا دیں کان لرزو کو سن کر شاعری
کوششیں اس طرح کی جی بھر کے یہاں کیجئے

بے حجابانہ تبسم پاشی ہو جائے کلام
فکر دوشیزہ کو یوں محفل میں عریاں کیجئے

دعوت محفل سے ظاہر ہو گیا ذوق سلیم
آپ جس پردہ میں چاہے اس کو پنہاں کیجئے

امتحان ذوق سماعت کا ہے اس پر منحصر
شاعروں کو کند امبر کے غزل خواں کیجئے

نزع کی حالت میں صورت مسخ ہو کر رہ گئی
نیم جان اردو پہ اتنا آپ احساں کیجئے

تھی یہ فرمائش کی اس بزم میں آئی ہیں
آج ہر محفل تبسم سے گلستاں کیجئے

ماتم

کارواں یثرب سے آیا کربلا کے واسطے
قبر پیغمبر چھٹی دینِ خدا کے واسطے

کیوں ہوئی گردن نشانہ خنجرِ ملا کے واسطے
کیا خطا ہے شبیر کی بولو خدا کے واسطے

راکبِ دوشِ رسالت اور پیاسا ہو شہید
تھے اہلِ بیت ظلم ناروا کے واسطے

مطلب عباس وفا کا لکھ لیا تاریخ نے
تھی وفا ان کے لئے اور یہ وفا کے واسطے

تھی ازل سے منتظر یہ حسن کے ادا صفا حسین
کشتی دین نبی اس ناخدا کے واسطے

ان مصائب کی ملک بھی تاب لاتے کس طرح
کربلا تھی ابنِ شاہِ لافتیٰ کے واسطے

انقلابِ وقت کے دھارے کو دیکھا چاہئیے
آج اہل بیت ہیں عاجز روا کے واسطے

اللہ اللہ یہ حسینی کارواں کا انتخاب
ہو گئے سب تیار آئے تھے قضا کے واسطے

تشنگی اور غم عزیزوں کا ہی کچھ کم نہ تھے
فوج کا طوفان ہے اب وضو کے واسطے

خوابِ ابراہیم سے ہوتی ہے شاہد ابتدا
کربلا ہے داستاں کی انتہا کے واسطے

شاہد نقوی
اسکاربرو کینیڈا

ماتم

تھی ندامت ابنِ زہرا آ کے پیاسا رہ گیا
شرم سے ساحل پہ دریا سر پٹکتا رہ گیا

تھا اثر یہ بھینے کا کس کے اے نہر فرات
پیاسے اصغر رہ گئے پانی مچلتا رہ گیا

عزم سرور خود بتا دیتا ہے فاتح کون ہے
طالبِ بیعت کا پھیلا ہاتھ پھیلا رہ گیا

بنت زہرا دیکھتی تھی اور کہہ سکتی نہ تھی
گر کے جب آغوش سے مادر کے بچہ رہ گیا

گود میں بے شیر کو لے آئے میداں میں حسینؑ
تھی شجاعت تیر کھا کر مسکراتا رہ گیا

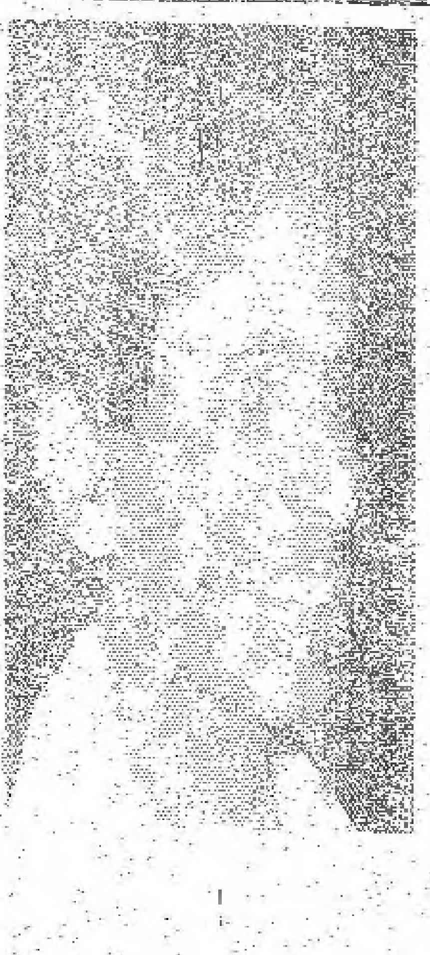
رو کے کہتی تھی سکینہ سن کے عمو کی خبر
مشک آئی ہے علم آیا ہے سقا رہ گیا

قاسم و عون و محمد جا چکے عباس رخصت ہو گئے
تھی قیامت ابنِ زہرا جب اکیلا رہ گیا

کیا خلوص شاہ تھا سر رکھ دیا کچھ اس طرح
تا قیامت ساتھ نام رب کے سجدہ رہ گیا

قلب مادر سے بے شیر شاہد پوچھئے
جبکہ خالی دوش کے جھولا کا جھولا رہ گیا

شاہد نقوی
اسکاربرو کینیڈا



تنویر اختر کا انتخاب

شاعری خواہ نظم میں ہو یا غزل میں ہو یہ تخلیقی عمل کی روشنی میں ہی دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ شاعری جو باقاعدہ سانچہ بنا کر کی جائے مصنوعی ہوتی ہے لیکن نظریات کے میں بھی حصے اچھے ہوتے ہیں جہاں شاعر کا تخلیقی شعور بیدار ہوتا ہے لیکن نظم محض خیالات کا منظوم اظہار ہوتی ہے شعری کیفیت نہیں رکھتی۔ نئے آہنگ کے سلسلہ میں اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اگر خیالات اور جذبات میں تازگی ہے اور شاعر کی شاعری فطری تخلیقی عمل کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوئی ہے تو آہنگ بھی نیا ہوگا اور اسلوب میں بھی تازگی ہوگی نظم میں دراصل تخلیقی عمل پر توجہ مرکوز کرنا چاہئے۔ مصنوعی شاعر یا متشاعر جس کی تخلیقی قوت بیدار نہ ہو کوئی نئی بات نئے پیرائے میں کہنے کے باوجود بے جان نظم یا بے جان شاعری پیدا کر سکتا ہے۔ قافیے شاعر کو بیدار کر دیتے ہیں لیکن باشعور شاعر قافیوں کے قبضے میں نہیں ہوتا

وحید اختر جالندھری

(نکات: جدید شاعری، ماہنامہ ماخوذ)

ایک شخص
[illegible]
جس کی دھڑکی کی سی [illegible]
[illegible]
اس کی آنکھوں میں [illegible]
[illegible]
جس کے [illegible]
[illegible]
[illegible]

آنسہ صفیہ رضا

آپ سے ملئے

انٹرویو ——— شہلا صدیقی

مقصود عالم کیمیکل انجینئر

مقصود عالم ۱۲ اگست ۱۹۳۲ء
میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے لیکن اہل اردو
لکھنؤ کی زبان (جسے خلوص و محبت کی زبان
کہا جاتا ہے) سیکھنے بھی نہ پائے تھے کہ ۱۹۴۷ء
میں والدین لکھنؤ سے ہجرت کر کے پاکستان
کے صوبہ پنجاب شہر لاہور کے علاقہ مغل پورہ
آگئے۔ ابتدائی تعلیم یہیں پر حاصل کی۔
جب آپ میٹرک میں تھے تو والدین نے
دوبارہ ہجرت کی اور مستقل طور پر
کراچی آکر آباد ہو گئے۔ لکھنؤ سے لاہور
اور لاہور سے کراچی منتقلی نے اس چھوٹے
سے ذہن پر یہ نقش چھوڑا کہ زندگی
نام ہے سفر جاری رکھنے کا۔ کراچی میں صرف
اسکول ہی نام تو آباد سے میٹرک کا امتحان دیا
لکھنؤ کی تہذیب، علم
لاہور کی صحت مند آب و ہوا اور رنگینی
کراچی کی گوناں گوں زندگی نے مقصود
صاحب کو خوش طور پر ایک نئی سوچ سے آشنا
بنا دیا۔ کبھی وہ سوچتے کہ جب والد صاحب
نے لکھنؤ سے ہجرت کی تو وہ میرے ہم عمر بچوں
کی طرح لاکھوں روپے کا کلیم داخل
کیوں نہیں کیا۔
لکھنؤ میں اپنے گھر کا شہزادہ
آج کراچی کے فٹ پاتھ پر کھڑا میٹرک کے
نتیجہ کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے پندرہ
سالہ زندگی میں اگر کسی بات کو شدت سے
محسوس کیا تو وہ تھا کہ لکھنؤ تا لاہور اور
لاہور تا کراچی کتنا فاصلہ ہے۔ کلیم کا نام کیا
کیسے ہزار سوچیں ہوتے، سوچ کا انداز
طویل ہوتا اور وہ ان فاصلوں اور سوچنے
کی تھکن کا بوجھ اٹھائے سو جاتا۔ میٹرک
کا نتیجہ نکل گیا۔ فرسٹ ڈویژن سے کامیابی
ہوئی اور ریاضی میں DISTINCTION لیا۔
فاصلوں اور کلیم کی گتھیوں کو سلجھانے
والا ریاضی میں بے انتہا ذہین نکلا۔
مقصود عالم صاحب نے ڈی۔ جے
کالج کراچی سے انٹر سائنس پاس کیا۔
... جامعہ کراچی سے بی۔ ایس۔ سی آنرز
(ریاضی) کر کے اسی جامعہ سے APPLIED MATH
میں ایم۔ ایس۔ سی کیا۔ فوراً ہی حالت
بدلی کالج کراچی میں لیکچرار ہو گئے۔ ایک
سال تک حساب کی گتھیوں کو سلجھاتے
رہے۔ طبیعت اکتا گئی۔ یہ بھی کوئی
زندگی تھی کہ ہر روز ایک ہی ڈھرا اور پھر
اس کا حل۔ یہ نوکری چھوڑ کر کراچی
پولی ٹیکنک میں APPLIED MATH
پڑھانے لگے۔ کچھ عرصہ بعد یہاں سے بھی اکتا

محسوس ہونے لگی۔ یکسانیت پسند نہ
آئی تو ستمبر ۱۹۶۲ء میں بریڈ فورڈ
لندن (برطانیہ) میں پی۔ جی۔ ڈی
میں داخلہ لے لیا۔ داخلہ لینے کی ایک وجہ
یہ بھی تھی کہ آپ کو یہاں کی اسکالرشپ
مل گئی تھی۔ یہاں سے آپ نے کیمیکل
انجینئرنگ میں ماسٹر کیا۔ ایم۔ ایس۔ سی
کرتے ہی LAPORTS INDUSTRIES
میں بحیثیت کیمیکل انجینئر کام
کرنا شروع کر دیا۔ لیکن علم کی تشنگی
اب بھی دل میں موجزن تھی۔ مختلف



مقصود عالم

ملکوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی
غرض سے ملازمتیں بھی شروع کر دیں
خوش قسمتی سے سسکیچوان
یونیورسٹی ہیملٹن (کینیڈا) کی اسکالر
شپ مل گئی۔ اور آپ ۱۹۶۹ء
میں کیمیکل انجینئرنگ میں پی۔ ایچ
ڈی کرنے سسکیچوان یونیورسٹی ہیملٹن
آگئے۔
نیا ملک، نئے حالات، وطن
عزیز سے اتنی دور شطرنج کا کھلاڑی
یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ آخر مقصد
حیات کیا ہے؟ یکسانیت کو ناپسند
کرنے والا آج پھر ایک ہی موضوع پر
ریسرچ کر رہا تھا۔
سسکیچوان یونیورسٹی میں
مقصود عالم نے کئی ایسے طالب علم کو دیکھا
جو سات سات سال سے ڈاکٹریٹ کی
ڈگری کیلئے ملک، گھر، والدین حتیٰ
کہ خود اپنے آپ کو فراموش کر چکے
تھے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے آپ
کے دل میں پہلی مرتبہ یہ خیال پیدا
ہوا کہ پڑھنے کا کیا فائدہ؟ کیوں نہ
روزگار کی تلاش کی جائے۔
۱۹۷۱ء میں حصول روزگار
کیلئے تقریباً ۱۲۵ درخواستیں مختلف جگہ

دیں۔ کئی مہینوں کے دیس میں سانولا
رنگ لئے پھرتے رہے۔ مقصد یہ تھا کہ فوراً
کم پیسے کی نوکری ملے لیکن ہو ایسی جگہ
تاکہ اسی فیلڈ میں آگے ترقی کے مواقع
مل سکیں۔ حق حرفاں مدد و فدا،
ایک امریکن کمپنی LILY CUPS LTD
میں نوکری مل گئی۔ یہاں آپ مختلف
پراجیکٹ بناتے رہے۔ کمپنی کی ترقی کیلئے
مختلف منصوبے دیتے رہے لیکن یہاں بھی
دل و دماغ مطمئن نہیں تھا۔ وہی صبح
تا شام ایک ہی سلسلہ اور اس کا تعلق
حل۔ طبیعت اکتا گئی۔ نوکری چھوڑنے
کا ارادہ ہی کر رہے تھے کہ آپ کو آپ
کی خواہش کے مطابق پروڈکشن منیجر کا
عہدہ مل گیا۔ امریکن پاکستانی نے اس
معاملہ میں قابل تعریف ہیں کہ وہ انسان
کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو فوراً
بھانپ لیتے ہیں۔ مقصود عالم صاحب کے
اندر جو صلاحیتیں پنہاں ہیں ان کو
بروئے کار لانے کیلئے آپ کو مارکیٹ روز
پلانٹ کا پروڈکشن منیجر بنا دیا گیا۔
اب یکسانیت سے بہت جلد اکتا
جانے والا "للی" کا شہزادہ یہ نہیں سوچتا
کہ آئندہ پیچ کر دی ہیں پراجیکٹ ورک کر
رہا ہو بلکہ اب وہ دفتر پہنچتے ہی ہر روز
نئے نئے مسائل، نئی تجویزیں، خواتین
ورکرز کی الجھنیں، کاریگروں کے مسائل
اور دیگر مسائل میں مشغول ہو جاتے ہیں
اور اسی میں وہ خوش ہیں۔

للی کے تمام لوگوں کو پتہ ہے کہ یونین
مجھ پر الزام لگا چکی ہے کہ میں ہندو
پاکستانیوں کو فوراً نوکری دے دیتا ہوں
حالانکہ یہ غلط ہے۔ میں صرف انسان
کی صلاحیت دیکھتا ہوں، رنگ، نسل
یا زبان نہیں۔ بیشک مجھے ضرورت
مندوں کو فوقیت دینا پڑتی تاکہ
وہ اپنی ذمہ داری صحیح طور پر انجام دے
سکیں۔ مجھے اپنے ہندو پاکستانی خواتین
و حضرات جو للی سے منسلک ہیں ایک
ہی شکایت ہے کہ وہ میری ذات سے
غلط امیدیں وابستہ کر لیتے ہیں۔
اس طرح وہ کام میں کوتاہی کا مرتکب
ہوتے ہیں اور نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھتے
ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج صرف چند
ہندوستانی خواتین اور ایک پاکستانی
للی سے منسلک ہیں۔"
مقصود عالم صاحب کے
ماتحت ترقی کے شعبہ کا شمار کیسے ہے
بیشک یہ بات ہم سب کیلئے باعث
فخر ہے کہ ایک پاکستانی کمپنی میں
کینیڈین کا عالم ہو ایک کمپنی کے
کی لیڈر ہیں۔ آئیے ذرا ان لوگوں
سے ملیں جو مقصود صاحب کے ماتحت
ہیں اور ان لوگوں سے کچھ سنیں جو
بارے مقصود صاحب کے۔

کیتھی ریچ (نائب صدر) کہتے
ہیں "مقصود عالم کا اعلیٰ مرتبہ ہے



اخبار پیمانہ سبز ایک تقریب میں بیگم مقصود عالم (دائیں جانب)

تشریح نے کہا ان کی رو رو کار
کی بنا پر ہی ہے۔
مقصود عالم صاحب جاب پر
MAC. ALAM کے نام سے مشہور ہیں
چونکہ آپ ہی کو نوکری دینے کا پورا اختیار
ہے اس سلسلہ میں ایک سوال کے جواب
میں آپ کہتے ہیں۔
"جہاں تک نوکری دینے کے سلسلہ
میں ہندو پاکستانی خواتین و حضرات پر
نظر عنایت کا سوال ہے اس کے متعلق

وہ اپنے عہدہ کے لحاظ سے اپنی خدمات اعلیٰ
طریقے پر انجام دے رہے ہیں۔ ان کا للی
سے منسلک رہنا للی کمپنی کے شاندار
مستقبل کی ضمانت ہے"۔

رابرٹ ہوپکنس (پلانٹ منیجر)
کہتے ہیں "یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ
مقصود عالم للی کمپنی سے منسلک ہیں"۔

جان ہوگن (سپروائزر) کہتے ہیں
"مقصود عالم خامیوں سے مبرا ہیں۔ جب
میں سپروائزر بنا تو مقصود عالم نے ذاتی
طور پر مجھ میں دلچسپی لیتے ہوئے مجھے میرے
عہدہ کے مطابق کام سکھایا۔ وہ میرے باس
ہی نہیں میرے اچھے دوست بھی ہیں"۔

جینی وڈ (فورلیڈی) کہتی ہیں
انسان اپنے اخلاق سے پہچانا جاتا ہے۔
مقصود عالم ایک قابل، محنتی، ایماندار اور

ایسے انسان ہیں جن [illegible]
[illegible] میں ان کے بارے میں [illegible]
بات [illegible]

[illegible]
مقصود عالم [illegible]
[illegible]
[illegible]

ماریان ہیرنگٹن (انسپکٹر) کہتی ہیں
"مقصود عالم خوش اخلاق ہیں۔
بہت جلد لوگوں سے گھل مل جاتے ہیں۔ عام آدمی
کی طرح [illegible] غصہ کرتے ہیں لیکن
[illegible] غصہ کرنا صحیح ہوتا ہے [illegible]
[illegible] نہیں کرتے"۔

کیتھی ترینیادو (سیکریٹری) کہتی ہیں
"مقصود عالم سپر مین ہیں۔ وہ بہت
ایماندار اور تعصب سے پاک ہیں"۔

ہیری ڈیکلر (ورکر اور سپروائزر)
کہتی ہیں "مقصود عالم جیسے ایماندار اور
قابل پروڈکشن منیجر میں نے آج تک پہلے
کبھی نہیں دیکھا۔ وہ ہر ایک
کی بات غور سے سنتے ہیں۔ مسئلہ کو حل کرتا
ہے [illegible] کا وہ ہمیشہ [illegible]
ہیں"۔

جیم ہیتھر (انڈسٹریل اسٹیوارڈ) کہتے ہیں
"مقصود عالم صاحب ہوشیار اور قابل ہیں۔
وہ مسائل کے حل کو سلجھانے میں مہارت
رکھتے ہیں اور بہت ایماندار ہیں"۔

ٹام وولیکوس (ایڈمنسٹریٹر) کہتے ہیں
"مقصود عالم تنے عظیم ہیں اس کو بیان
کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ آج
کے دور میں مقصود عالم جیسا شخص ملنا مشکل ہے"۔

بقیہ صفحہ ۹ پر

دستک

انسانوں کا عجائب خانہ دُنیا ہے دلچسپ مقام
جس سے بولو جس سے پوچھو سمجھے کم سمجھائے بہت

[illegible]

بقیہ

سید الشہداء امام حسینؑ

رسولِ اکرمؐ کی محبت و شفقت

[illegible]

حضرت امام حسینؑ کے فضائل و مناقب اقوالِ نبیؐ کی روشنی میں

[illegible]

SOME OF THE VIEWS PRESENTED BY MANAGEMENT AND EMPLOYEES OF LILY CUPS LTD., REGARDING MAC ALAM

Lily

Ken Page (Vice-President of Lily Cups Ltd.) says:

"Mac Alam is highly regarded in the management. He is excellent at his job. I hope he will work hard for the good future of Lily Cups."

Robert Hoinkes (Plant Manager) says:

"We are fortunate to have Mac with us."

John Hogan (Supervisor) says:

"Mac Alam is a man with virtues only. When I became a Supervisor he was the only man who helped me to understand the management. He in fact took personal interest in me. He is not only my boss but my good friend, too."

Jean Wood (Forelady) says:

"Man is known my his behavior and Mac is a fantastic person. He is a knowledgeable, hard working, honest and understanding man. I can't say anything against him."

Vince Campbell (Supervisor) says:

"Mac is cooperative, understanding and a great Supervisor. I like to work with him."

Marilyn Herrington (Inspector) says:

"Mac is a man of pleasant personality and easy to get along with. He is human like us, so sometimes gets angry at employees, which is quite understandable."

Joe Trentadue (Mechanic) says:

"Mac Alam is a super man. He is honest and his decision is based on the quality of you do. He does not discriminate anybody and is easy to get along with."

Rene Zikic (Tow Motor Operator) says:

"In my own opinion, Lily Cups never had a Production Manager so good and honest like Mac Alam. He is very understanding and honest. He listens to the family problems of the employees which does effect his or her work in the plant and acts on them. He is the only man in the plant to whom one can talk freely regarding family and job problems."

Jim Henderson (Union Steward) says:

"He is clever and understanding. He communicates effectively and we are happy to work with him."

Tom Volikis (Adjuster) says:

"I have no words to describe how good he is with us. It is difficult to get such an understanding man like him."

Ernest Marshal (Service Man) says:

"I am not in direct contact with Mac Alam, but he has a very good way of putting across anything that he wants to be done."

Julie Hibeauit (Packer) says:

"Even if I want to criticize him, I cannot. He is the type of man who always thinks good of everybody."

Vonne Slyford (Packer) says:

"Mac is a charming, lovely, knowledgeable, gentle, honest and understanding man. He talks politely. He listens to everybody."

بقیہ منصور عالم

[illegible]

میرے اہلبیت مثل کشتی نوح ہیں جو اس کشتی میں بیٹھا اس نے نجات پالی اور جو نہ بیٹھا وہ غرق ہوا۔

میں دو گراں بہا چیزیں چھوڑ رہا ہوں ایک قرآن اور دوسرے میری عترت ظاہرہ ہے اگر ان سے متمسک رہو گے تو گمراہ نہ ہو گے۔ یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر پہنچیں۔



صفحہ ۱ کا بقیہ

سے بتایا کہ اس واقعہ میں ۲۰۰ سے ایک سو تک مسلح افراد ملوث تھے۔ البتہ ریڈیو لیبیا نے غیر مصدقہ خبر کے حوالے سے کہا ہے کہ مسجد پر قبضہ کرنے والے لوگ ایران کے مذہبی رہنما آیت اللہ خمینی کے پیروکار ہیں۔

سعودی حکومت کا اعلان | سعودی عرب کی وزارت داخلہ نے خانہ کعبہ کی صورت حال کے بارے میں ایک تفصیلی بیان جاری کیا ہے بیان میں کہا گیا ہے کہ محرم کی پہلی تاریخ منگل کی صبح کو شرپسندوں کی ایک جماعت نماز فجر کے وقت موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ اسلحہ اور ہتھیاروں سمیت حرم شریف میں داخل ہو گئی ان لوگوں نے حرم شریف میں موجود نمازیوں سے اپنے ایک آدمی کا تعارف کرایا جس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے مسلح افراد نے مسجد حرام میں موجود مسلمانوں کو ہتھیار دکھا کر اس بات پر مجبور کیا کہ اسے مہدی تسلیم کر لیا جائے حرم شریف میں موجود مسلمانوں کی جان کی حفاظت کے لئے تمام علمائے فتوے کے تحت متعلقہ حکام نے صورت حال پر قابو پانے کی غرض سے تمام ضروری اقدامات کر لئے ہیں سعودی وزارت داخلہ اس سلسلہ میں مزید تفصیلات کے لئے ۲ اور بیان جاری کرے گی [illegible]

صفحہ ۴ کا بقیہ

[illegible]

ضرورت رشتہ

۲۲ سالہ پڑھی لکھی سنی سلطان لمیٹڈ امیگرینٹ لڑکی کیلئے ہم عمر لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ ٹیکنیکل کوالیفکیشن والے پنجابی لڑکے کو ترجیح دی جائے گی پاکستان سے لڑکے کو سپونسر کرنے کے بارے میں بھی غور کیا جاسکتا ہے پہلے ہی مکتوب میں تمام اہم تفصیلات اور تصویر ارسال کریں۔

اقبال
معرفت پیغامبر

---

۲۸ سالہ پاکستانی سنی لڑکے کیلئے کسی امیگرینٹ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ تفصیلات کیلئے لکھئے

خان
پوسٹ بکس نمبر ۷۵۹۲
اسٹیشن A ٹورانٹو اونٹاریو
M5A 1X7

---

۳۰ سالہ تعلیم یافتہ یوپی (انڈیا) سے تعلق رکھنے والے مقیم لڑکے کیلئے امیگرینٹ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ ذات اور جہیز کی کوئی قید نہیں صرف سنجیدہ فیملی ہی رابطہ قائم کریں۔

صدیقی۔ فون نمبر 278-1162

مدیر کے نام خط

آج سے تقریباً دس پندرہ سال پیشتر جبکہ پاکستانی ایک پاکستانی کی حیثیت سے دیکھا جاتا تھا مگر آج وہی پاکستانی دوسرا نام سے پہچانا جاتا ہے بلکہ اب یہ "پیکی" یا "پاکی" کے نام سے زیادہ پکارا جاتا ہے۔

کسی بھی دوسری قوم سے تعلق رکھنے والے ہماری محفل میں بیٹھنا پسند نہیں کرتے۔ ایک ملک میں ہوتے ہوئے اس قسم کی ناپسندیدگی کیوں ہے؟ اس کشیدگی کے ذمہ دار ہم ہیں یا وہ لوگ جو اس کشیدگی میں ہمارے مخالف ہیں۔ حقیقت میں تو اس کے ذمہ دار ہم خود ہی ہیں کیونکہ ہمارے سینماؤں کی حالت اور خاص طور پر ان کے بیت الخلاء جیسے اندر سے اعتراض کے قابل ہیں اتنا ہی باہر لوگوں کا پھیلا ہوا کوڑا نظر آتا ہے۔ ہماری بہت سی دوکانوں میں گندگی دور سے نظر آتی ہے بلکہ دوکانداروں کی بد اخلاقی و بدانتظامی تو کوئی بات ہی نہ پوچھیے۔ کیا ہم اتنے عرصہ بعد بھی اپنی محفلوں، تقاریب اور زندگی میں بغیر لڑے نہیں بیٹھ سکتے۔ کیا سینماؤں میں سکون سے ساتھ فلم کو اختتام تک نہیں دیکھ سکتے؟ کیا کوڑے کو اس کے صحیح مقام پر نہیں پھینک سکتے؟ ذرا اس بات پر توجہ دیجئے اور فیصلہ کیجئے کہ ہماری موجودہ روش مناسب ہے یا اصلاح طلب ہے تاکہ دوسروں کو انگشت نمائی کا مزید موقع نہ ملے۔

اختر رضا نقوی
اسکاربرو کینیڈا

ضرورت ہے

ٹیلر کی جو زنانے اور مردانے کپڑے سینے میں ماہر ہوں۔ کام میں صفائی اور تیزی ضروری ہے۔ ٹیلرنگ کی دوکان چاندنی چوک (زرد ٹاؤن لیڈ سینما) میں واقع ہے۔ دلچسپی رکھنے والے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں۔

مسز خان 424-1810

یہ جگہ

آپ کے اشتہار کیلئے خالی ہے۔ مختصر اشتہار کا معاوضہ صرف چھ ڈالر ہے جس کا پیشگی ادا کرنا ضروری ہے۔

اردو کی جلا و بقا کیلئے

اردو بولیئے — اردو لکھیئے — اردو پڑھیئے

اور

فروغ اردو کیلئے پیغامبر کا مطالعہ کیجئے

پیغامبر کے خریدار بنکر اردو زبان کی حوصلہ افزائی کیجئے

چندہ:- سالانہ ۱۰ ڈالر۔ برائے امریکہ ۱۲ ڈالر
ششماہی ۶ ڈالر۔ برائے امریکہ ۷ ڈالر
سہ ماہی ۴ ڈالر۔ برائے امریکہ [illegible] ڈالر

PLEASE MAKE CHEQUES PAYABLE TO "THE MESSENGER"

P. O. BOX 2114
POSTAL STATION "B"
SCARBOROUGH, ONTARIO.
CANADA M1N 2E5

PHONE (416) **267-8006**

FORTNIGHTLY

THE MESSENGER

P.O. Box 2114
Postal Station "B"
Scarborough, Ontario
Canada M1N 2E5

Editor & Publisher: Sohail Akhtar

Vol. 2 | NOV. 21, 1979 | No. 15